79681-اگر کوئی شخص دو افراد کی جانب سے حج یا عمرہ کا احرام باندھے

سوال

کیا میرے لیے اپنے متوفی والد اور والدہ دونوں کی جانب سے ایک ہی عمرہ کی نیت کرنی جائز ہے، یا کہ ہر ایک کے لیے علیحدہ عمرہ کرنا ہو گا؟

پسندیدہ جواب

حج یا عمرہ صرف ایک ہی شخص کی جانب سے ہو سکتا ہے، ایک ہی وقت میں آپ والد اور والدہ کی طرف سے عمرہ نہیں کر سکتے، اور اس میں بھی بہتر اور افضل یہ ہے کہ آپ پہلے والدہ کی جانب سے عمرہ کریں؛ کیونکہ والدہ کا حسن سلوک میں زیادہ حق ہے، لیکن اگر والدہ کی طرف سے نفلی عمرہ ہو اور والد کی جانب سے واجب وہ اس طرح کہ والد نے اپنی زندگی میں عمرہ نہ کیا ہو تو پھر آپ والد کی طرف سے پہلے عمرہ کریں۔

کشاف القناع میں ہے:

"اگر والدین متوفی ہوں یا پھر جسمانی طور پر عاجز تو ان کی جانب سے حج کرنا مستحب ہے۔

اور بعض نے یہ زیادہ کیا ہے کہ: اگر انہوں نے حج نہ کیا ہو، اور امام احمد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ والدہ کو مقدم کیا جائیگا، کیونکہ وہ حسن سلوک کی زیادہ حقدار ہے، اور والد کی طرف سے فرضی حج کو والدہ کی طرف سے نفلی حج پر مقدم کیا جائیگا" انتہی

دیکھیں: کشاف القناع (2/377).

اور جو شخص حج یا عمرہ کا احرام دو اشخاص کی طرف سے باندھے تو اس کا وہ حج یا عمرہ اس کی اپنی جانب سے ادا ہو گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور اگر دو آدمیوں نے ایک شخص کو اپنے اپنے والد کی طرف سے حج کرنے کے لیے اجرت پر لیا اور اس شخص نے ان دونوں کی طرف سے احرام باندھ کر تلبیہ کہا تو اس کی اجرت باطل ہو جائیگی، اور اس کا حج اپنی جانب سے ہو گا، نہ کہ ان دونوں کی جانب سے۔

اور اگر اس نے اپنی اور ان دونوں کی طرف سے، یا پھر ان میں سے ایک کی جانب سے تو حج اس کی اپنی طرف سے ہو گا اور اس کی اجرت باطل ہو جائیگی" انتہی

دیکھیں: الام للشافعی (2/137).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور اگر اس نے ایک ہی نسک میں دو اشخاص کی جانب سے نیابت کرتے ہوئے دونوں کی جانب سے احرام باندھا تو ان کی طرف سے نہیں بلکہ اس کی اپنی طرف سے ادائیگی ہو گی؛ کیونکہ ان دونوں کی طرف سے ہونا ممکن ہی نہیں، اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک کی طرف ہے۔

اوراگراس نے اپنی اور کسی دوسرے کی جانب سے احرام باندھا تو اس کی اپنی جانب سے ادا ہوگا؛ کیونکہ جب اس کی اپنی جانب سے ادا ہوا اور اس نے نیت بھی نہ کی، تو اس نیت سے ہونا زیادہ اولی ہے " انتہی.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (97/3).

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں :

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے :

اگر دو آدمیوں نے ایک شخص کو اپنی جانب سے حج کرنے کے لیے اجرت پر لیا اور اس شخص نے دونوں کی جانب سے احرام باندھ لیا تو اس کا احرام اپنی جانب سے نفلی ہوگا، اور ان میں سے کسی ایک کی طرف سے بھی احرام نہیں ہوگا؛ کیونکہ دو اشخاص کی جانب سے احرام نہیں ہوتا، اور ان میں ایک شخص دوسرے سے اولی اور بہتر نہیں.

اور اگر وہ ان میں سے کسی ایک اور اپنی جانب سے احرام باندھے تو احرام اس کی اپنی جانب سے ہوگا؛ کیونکہ دو اشخاص کی جانب سے احرام باندھنا جائز نہیں، اور وہ خود کسی دوسرے شخص سے زیادہ اولی ہے لہذا اس کی اپنی جانب سے ادا ہوگا.

امام شافعی رحمہ اللہ نے کتاب الام میں ایسے ہی بیان کیا ہے، اور الشیخ ابو حامد اور قاضی اور ابو طیب اور اصحاب نے ان کی متابعت کی ہے " انتہی

دیکھیں : المجموع للنووی (126/7).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمارے اور آپ کے نیک و صالح اعمال کو شرف قبولیت سے نوازے.

واللہ اعلم.